السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا تَسُبُّوا الَّذينَ يَدعونَ مِن دونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدوًا بِغَيرِ عِلمٍ ... ۱۰۸ ... سورة الانعام

''اور جن لوگوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں'ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ) کہہ بیٹھیں۔''

کیا اس آیت سے یہ مفہوم اخذ کیا جاسکتا ہے کہ داعی کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ اس وقت سنت کو ترک کردے جب اس پر عمل کرنے کی وجہ سے سنت کو گالی دی جاتی ہو مثلاً چھوٹے کپڑوں کے پہننے کی سنت کو ترک کرکے لمبے کپڑے (جو ٹخنوں سے نیچے ہوں) پہننا شروع کردے وغیرہ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنت پر عمل کرنے میں دوسروں کے لیے گالی نہیں ہے'لہذا مذکورہ بالا آیت اس پر منطبق نہیں ہوتی'لیکن ترک سنت کی دلیل ایک دوسری سنت ہی سے لی جاسکتی ہے اور وہ یہ کہ نبی ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بیت اللہ شریف کو از سر نو تعمیر کرنے کے لیے اپنے ارادے کو ترک فرمادیا تھا کیونکہ آپ کو اندیشہ تھا کہ کہیں لوگ فتنہ میں مبتلا نہ ہوجائیں کیونکہ انہوں نے کفر کو ابھی نیا نیا چھوڑا تھا۔

اگر کوئی سنت ایسی ہو کہ عوام اسے نادر یا عجیب وغریب تصور کرتے ہوں اور اس سنت پر عمل کرنے والے انسان پر وہ ایسے الزام لگاتے ہوں'جن سے وہ پاک ہو تو پھر زیادہ بہتر اور افضل بات یہ ہے کہ اس سنت پر عمل کرنے سے پہلے انسان گفتگو کے ذریعے سے سمجھا کر فضا ہموار کرے۔ یعنی مجلسوں میں یا اسے جہاں بھی مناسب ہو قع ملے لوگوں کے سامنے حق بات کو واضح کرے تاکہ جب خود اس سنت پر عمل کرے تو لوگوں نے جان پہچان لیا ہو کہ یہ سنت ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایک آدمی کے عمل کرنے کی وجہ سے لوگ سنت کو ناپسند کرتے نہیں کرتے مثلاً اگر کوئی ایسی علمی شخصیت جو عوام میں بھی معتبر اور معروف ہو'اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے اونچا رکھے تو لوگ اس عمل کو نامناسب خیال نہیں کریں گے'لیکن اس وقت اسے ضرور نامناسب خیال کریں گے جب کسی ایسے شخص کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھیں گے جس کو یہ ثقہ عالم خیال نہ کرتے ہوں'جب صورت حال اس طرح ہو تو پھر افضل یہ ہے کہ ہم عوام کو تدریجاً سنت پر عمل کرنے کی دعوت دیں تاکہ جس فعل کو وہ ناپسند سمجھتے ہوں'اس کے بارے میں انہیں علم حاصل ہوجائے کہ یہ عمل ناپسندیدہ نہیں بلکہ یہ تو سنت ہے۔ خالی دلوں پر جب علم کی دستک ہوگی تو وہ اسے یقیناً قبول کرلیں گے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص318

محدث فتویٰ